باسمہ سبحانہ

قل هذه سبيلي ادعوا الى الله على بصيرة انا ومن اتبعني سبحان الله
وما انا من المشركين

میرا طریقہ تو یہ ہے کہ میں لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہوں میں اور میرا پیرو دونوں مضبوط دلیل پر ہیں اور خدا ہر عیب و نقص سے پاک و پاکیزہ ہے اور میں مشرکین سے نہیں ہوں۔

(ترجمہ قرآن)

کتاب مستطاب

اصول الشریعہ
فی
عقائد الشیعہ

از قلم حقیقت رقم

سرکار عمدۃ المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین

حضرت علامہ الشیخ محمد حسین مد ظلہ العالی علی رؤس المومنین

ناشر مکتبہ السبطین 296/9 بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

باسمہ سبحانہ

قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ

"میرا طریقہ تو یہ ہے کہ میں لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہوں، میں اور میرا پیرو دونوں مضبوط دلیل پر ہیں اور خدا ہر عیب و نقص سے پاک و پاکیزہ ہے اور میں مشرکین سے نہیں ہوں"

(ترجمہ فرمان علی)

کتاب مستطاب

اصول الشریعہ
فی
عقائد الشیعہ

SIBTAIN.COM

از قلم حقیقت رقم

سرکار صدر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ الشیخ محمد حسین مدظلہ العالی اعلی درس المومنین

ناشر

مکتبۃ السبطین ۲۹۶ بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

باسمہ سبحانہ

"والدہ مرحومہ کے نام"

اگر سیاہ دلم داغ لالہ زار توام
وگر کشادہ جبینم گل بہار توام

چونکہ والد مرحوم و مغفور کا سایہ عاطفت صغر سنی میں سر سے اٹھ گیا تھا۔ لہٰذا میں بفضلہ تعالیٰ شیدائی سرکار محمد و آل محمد علیہم السلام والدہ مرحومہ کے ہی حسن تربیت سے اس قابل ہوا کہ آج اپنی بساط و بضاعت کے مطابق کچھ خدمت دین مبین کر رہا ہوں۔ اس لئے میں اپنی اس ناچیز کتاب کو ان کے نام کے ساتھ معنون کرکے اس حقیر دینی خدمت کا ثواب بطفیل سرکار ولی عصر و امام زمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ ان کی تربت پر نثار کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

آپ کا
احقر محمد حسین نجفی عفی عنہ سرگودھا
ستمبر ۱۹۹۱ء

کتابت	سید تکمیل حسین وزیری فرامی
طباعت	ثنائی پریس سرگودھا
قیمت	۱۵۰/ روپے
بار	چہارم

اگست ۲۰۰۰ء

ہیں۔ (رجال کشی ص) ان حقائق کے پیشِ نظر یہ بات مزید کسی دلیل کی محتاج نہیں رہ جاتی ہے کہ اصول دین ہوں یا فروعِ دین، فضائلِ اہلبیت ہوں یا ان کے مصائب ان میں ہر کس و ناکس کی بیان کردہ ہر روایت کو نہ قبول کیا جا سکتا ہے اور نہ مکمل غور و تدبر کئے بغیر اس کے مطابق عقیدہ رکھا یا عمل کیا جا سکتا ہے اگرچہ اصول عقائد میں یہ شدت و گرفت اور بھی زیادہ سخت ہے۔

قبولیتِ روایات کا معیار و میزان

انہی حقائق کے پیشِ نظر روحانی حکمائے اسلام یعنی ائمہ طاہرین علیہم السلام نے روایات کے رد و قبول کے کچھ قواعد و ضوابط مقرر فرمائے ہیں۔ اس سلسلہ میں ان قواعد کی پابندی کرنا ضروری ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام جناب رسول خدا کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں۔ ان علی کل حق حقیقۃ و علی کل صواب نورا فما وافق کتاب اللّٰہ فخذوہ وما خالف کتاب اللّٰہ فدعوہ یعنی ہر حق پر حقیقت اور ہر درستی و راستی پر نور ہوتا ہے پس جو حدیث قرآن کے موافق ہو اسے لو اور جو قرآن کے مخالف ہو اسے ترک کر دو۔ اسی طرح جناب امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے فرمایا کل شیء مردود الی الکتاب والسنۃ و کل حدیث لا یوافق کتاب اللّٰہ فھو زخرف۔ ہر چیز کو کتاب و سنت کی طرف لوٹایا جائے گا۔ اور ہر وہ حدیث جو قرآن کے مطابق نہ ہو وہ باطل ہے۔ نیز انہی بزرگوار سے منقول ہے فرمایا مالم یوافق من الحدیث القرآن فھو زخرف۔ ہر وہ حدیث جو قرآن کے موافق نہ ہو وہ باطل ہے۔ (اصول کافی بحث علیم قدیم ایران)

بنا بریں ہر ہر روایت کے متعلق یہ جانچ پڑتال کرنا ضروری ہے کہ اس کا راوی کون کون اور کیسا ہے؟ جس کتاب میں درج ہے اس کا اور اس کے مصنف و مؤلف کا علمی مقام کیا ہے اور یہ کہ قرآن کے مطابق ہے یا نہ؟ اس کے معارض کوئی اور روایت ہے یا نہ؟ اور پھر معارض کی موجودگی کی صورت میں ترجیح کس کو دی جا رہی ہے۔ اور یہ کہ آیا وہ روایت کسی عقلی یا شرعی مسلمہ اصول سے متصادم تو نہیں؟ کیا مذہب عامہ کے موافق ہے یا مخالف؟ اس کا صحیح مفہوم کیا ہے؟ اور یہ کہ آیا علماء محققین نے اسے اس کے ظاہری معنوں پر محمول کیا ہے؟ یا اس کی تاویل کی ہے؟ اور اگر تاویل کی ہے تو وہ صحیح تاویل کیا ہے؟ ان تمام امور پر غور و تدبر کرنا لازم ہے۔ ہاں البتہ جب کوئی روایت ان تمام اصولوں پر پوری اترے اس کا قبول کرنا واجب اور انکار دائرۂ ایمان سے خروج کا باعث ہے۔ والا فضرب علی الجدار

قدر مجموعۂ گل مرغ سحر داند و بس … کہ نہ ہر کو ورقے خواند معانی دانست (حافظ)

غالیوں کی وسیعہ کاریاں

مذکورہ بالا حقائق کی روشنی میں یہ ثابت ہو گیا کہ کتب رجال و سیر کی اجمالی سیر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ائمہ اطہارؑ کے زمانہ میں ایسے (غالی) لوگ بکثرت موجود تھے۔ جو اپنے عقائد فاسدہ کی تائید میں خود ساختہ روایتیں گھڑ کر چھوٹے لطائف الحیل سے ان کو کتب اصحاب ائمہ میں درج کر دیتے۔ (منہاج البراعۃ ج ۲ ص ۳۵۸ طبع جدید ایران و رجال کشی ص ۲۲۸ وغیرہ)